

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۵۷ء-۶۰ء-۱۹۶۱ء

قسط (۲۶)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۳۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

(۱۹۵۷ء)

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ کا مقام عبدیت:

”عبد کی واپسی اپنے رب کے پاس“ یا لیتھا النفس المعطمنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة O فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی O

حضرت اقدس مولائی و مولانا المدنی (ادخلہ اللہ ربہ فی عبادہ و جنتہ) کی خبر رحلت کے بعد قلب پر آیت بالا کچھ اس طرح وارد ہوئی کہ جیسے حضرت کی سیرت کا قد آدم آئینہ کسی نے سامنے کھڑا کر دیا..... ہر موقع محل میں سب سے نمایاں، حالاً و قالاً بات بات میں جوشان چھائی رہتی تھی وہ اس مدنی غلام میں اپنے مدنی آقا اکمل العباد کی شان عبدیت ہی تھی..... اس ننگ نام نام لیوا کو تیس سال سے زیادہ ہی خدمت سراپا عبدیت میں دو روز و نزدیک کے تعلق اور مخاطبت و مکاتبت کی سعادت نصیب رہی ہوگی ”چشم بد بین“ رکھ کر بھی مدنی سیرت کے کسی گوشہ میں جس بڑائی

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک

کے خلاف کوئی چیز آج ڈھونڈھے نہیں ملتی وہ سب سے بڑی یہ بڑائی تھی کہ اپنی بڑائی کے احساس و اظہار کا دور دور

تک کوئی نام و نشان نہ تھا۔ (حضرت مولانا عبدالباری ندوی مدظلہ الفرقان شعبان و رمضان ص ۷۷)

مسئلہ تعدد ازواج النبیؐ پر مخالفین کے شبہات کے جوابات:

یہ ظاہر ہے کہ مسئلہ مذکورہ کے جواز و عدم کی بحث صرف دو ہی پہلو سے کی جاسکتی ہے۔

۱۔ قانون ۲۔ مذہب

۱۔ اس مسئلہ کا فیصلہ یورپ کے لئے اور طرح کرتا ہے اور ایشیاء کے لئے اور طرح، ہندوستان کی تمام ہائی کورٹیں ایک سے زیادہ بیوی کی شخصیت کو قوانین، دیوانی اور فوجداری میں صحیح تسلیم کرتی ہیں۔ یہ اعلیٰ عدالتیں ان مقدمات میں جو جائیداد کے متعلق ہوں دو یا دو سے زیادہ بیویوں کے حقوق بمقابلہ ان کے شوہر کے وراثہ قانونی کے تسلیم کرتی ہے اور ڈگریاں جاری کرتی ہیں۔

یہ اعلیٰ عدالتیں ہمیشہ مقدمات زیر دفعہ 494 تعزیرات ہند میں ایسی عورت کو جو اپنے شوہر کی دوسری یا چوتھی بیوی تھی کسی دوسری جگہ شادی کر لینے سے مجرم قرار دیتی ہیں اور اس شخص کو بھی مجرم ٹھہراتی ہیں جو ایسی عورت کے ساتھ شادی کر لیتا ہے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں کو یہ متفقہ اور مسلمہ رویہ انگلستان کے قانون پولی گی (Poly Gamy) کے بالکل خلاف ہے۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ ہندوستان کی انصاف رساں عدالتوں کا یہ قانونی دستور ایشیاء کو یورپ سے متمیز کرتا ہے۔ اس لیے ثابت ہو گیا کہ محض قانونی پہلو سے اس مسئلہ پر کوئی مسلمہ اعتراض موجود نہیں۔

(۲) اب اس مسئلہ پر مذہب کی رو سے غور کرتا ہے۔ مذہب کا سرچشمہ ملک ایشیاء ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی شام میں پیدا ہوئے اور ایشیائی ہیں۔

ایشیاء کے مشہور مذاہب کے بانی حضرات کا تعدد ازواج:

- (۱) سری رام چندر جی کے اولاد راجہ دسرت کی تین بیویاں تھیں
- (۲) سری کرشن جی کی سینکڑوں بیویاں تھیں لالہ لاجپت رائے نے کرشن چرتر میں ۱۸ رانیاں مانی ہیں۔
- (۳) راجہ پانڈو کے جو مشہور پانڈوؤں کے جد اعلیٰ ہیں ۲ بیویاں تھیں
- (۴) راجاستن کی دو بیویاں تھیں۔
- (۵) پچھتر ایرج کی دو بیویاں اور ایک لونڈی تھی۔

منہاج نبوت اور تعدد زوجات:

۱۔ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کی تین بیویاں تھیں: ۱۔ سیدہ ہاجرہ کتاب پیدائش ۱۶/۳ والدہ حضرت اسماعیلؑ

۲۔ سیدہ سارہ ۱۸/۱۵ والدہ حضرت اسحاقؑ ۳۔ قنورہ ۲۵/۱ والدہ زمران وغیرہ

- ۲۔ حضرت سیدنا یعقوبؑ کی چار بیویاں تھیں۔ ۱: لیاہ ۲۹/۲۳ ۲: زلفہ ۲۹/۲۳
- ۳: راضل ۲۹/۲۸ والدہ حضرت یوسف ۴: بلہہ ۲۹/۲۹
- (۳) حضرت موسیٰؑ کی چار بیویاں تھیں۔ ۱: سفورہ کتاب خروج ۲/۳۱ ۲: حیشہ ۳: قینی کی بیٹی قاضیون ۱۱/۱۶ ۴: حباب کی بیٹی ۲/۱۶
- کتاب استثناء ۱۰ تا ۱۳/۲۱ میں موسیٰؑ کو بے تعداد بیویوں کے جواز کا ذکر ہے۔
- (۴) سیدنا حضرت داؤدؑ (الف) ۹ بیویوں (ب) دس حرموں کا ذکر (ج) جوڑوں کا ذکر (بائبل میں سراحت)
- (۵) سیدنا حضرت داؤدؑ نے حبرون سے آ کر یروشلم میں حرمیں اور جوڑیں کیں (۲۰ سوئیل ۵/۱۳)
- (۶) سیدنا حضرت سلیمانؑ سات سو جوڑیں اور ۳۰۰ حرمیں تھیں۔ (سلاطین ۱۱/۳)
- (۷) کتاب خز قیل نبی باب ۲۳۰ ایک ناچار میں خدا نے اپنے لئے دو بیویوں کی تمثیل پیش کی جس سے جواز معلوم ہوا۔

- (۸) حضرت مسیحؑ کی آمد کی خبر میں دس کنواریوں کا ذکر کیا کہ پانچ نے دولہا کے ساتھ شادی کی۔ انگلستان کا شاعر ہملٹن اس تمثیل کی وجہ سے تعدد ازواج کا قائل تھا۔
- نیولین بونا پارٹ کی دوسری شادی پوپ کے سامنے اسی یورپ میں محض اجراء النسل جیسے معمولی فائدے کی وجہ سے کی گئی۔

○

تعدد ازواج النبیؐ کا سبب مصالح دین و ملت:

آپؐ نے ابتدائی نکاح ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے کیا جو آپؐ سے ۱۵ سال بڑی تھیں ۵۰ سال کی عمر تک یہی ایک ہی رفیقہ حیات تھیں جو آپؐ سے قبل دو شوہروں سے بیوہ ہوئی تھیں۔

سن ۵۵ نبوی سے ۵۹ نبوی پنج سالہ زمانہ میں ازواج مطہرات سے حجرات آباد ہوئے تھے، خوب سمجھ لیجئے کہ زندگی کے ۵۵ سال بعد نفسانی خواہشات کا دور نہیں ہوتا ہے۔

آپؐ کا ارشاد مبارک ہے: مالی فی النساء من حاجة (دارمی سہل بن سعد) بنیاد فوائد کثیرۃ دین، مصالح ملک اور مقاصد قوم وغیرہ تھے جیسے

- (۱) تزویج حضرت صفیہؓ کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں شامل نہ ہوئے
- (ب) تزویج حضرت ام حبیبہؓ کے بعد اس کا باپ ابوسفیانؓ کسی جنگ میں مسلمانوں کی خلاف فوج کشی کرتا نظر نہیں آتا۔
- (ج) حضرت جویریہؓ کا باپ مشہور ڈاکو قبیلہ بنو المصطلق کا رہبر تھا اس نکاح کے بعد اس قبیلہ سے محاصرتیں ختم ہوئیں اس قبیلہ نے قزاقی چھوڑ کر تمدن زندگی اختیار کی۔

(د) حضرت میمونہؓ جس کی بہن سردار نجد کے گھر میں تھیں اس نکاح نے نجد میں صلح اور اسلام پھیلانے کے بہترین نتائج پیدا کئے۔

(ه) حضرت زینب بنت جحش کے نکاح نے تنبیہ (لے پالک بیٹے) کے بت کو توڑا، عقیدہ تنبیہ کو کھوکھلا کر دیا مشرکین والہ کتاب کی درستی اس کے بغیر ممکن نہ تھی۔

(و) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حفاظت کتاب اللہ و نشر احادیث و تعلیم النساء کے بارہ میں فوق العادت کام کئے، حضرات صدیق و فاروقؓ کے دور خلافت کو زیادہ بابرکت بنایا۔ کتب احادیث میں روایات کی تعداد ۲۲۱۰ صحیحین میں متفق علیہ ۷۴، صرف بخاری ۵۴، صرف مسلم ۶۷ دیگر کتب معتبرہ ۲۰۱۷ حدیثیں مروی ہیں جبکہ فتاویٰ حل مشکلات مسائل وغیرہ اس سے الگ ہیں۔

(ز) حضرت حفصہؓ سے مذکورہ فوائد بھی حاصل ہوئیں نیز حضرت عمرؓ کی دلجوئی بھی مقصود تھیں، آپؓ کی مرویات ۶۰ ہیں۔
(ح) حضرت سودہ حبشہؓ ہجرت کر چکیں تو خاوند وہاں انتقال کر گیا آپؓ نے مصائب ختم کرنے کیلئے بعد از وفات حضرت خدیجہؓ، آپؓ سے نکاح کیا۔

(ط) حضرت زینب بنت خزیمہؓ احد میں خاوند کے شہادت کے بعد حضور ﷺ نے ان سے نکاح کیا دو تین مہینے بعد از نکاح زندہ رہیں۔

(ی) حضرت ام سلمہؓ (ہند) بنت ابی امیہ۔ ہجرت حبشہ و مدینہ کی سخت آزمائشیں پوری کیں ان تفصیلات کی وجہ سے آپؓ نے ان سے نکاح کیا۔ (رحمۃ للعالمین ج ۲ از مولانا قاضی سلیمان منصور پوری)
۱۹۶۰ء کی ڈائری سے سوانحی احوال

یکم جنوری ۶۰ء: پشاور بغرض ملاقات حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی مدظلہ جانا ہوا۔ آج ان کی آمد ملتوی ہوگئی اب پیر کے دن ساڑھے بارہ بجے طیارہ کے ذریعہ پہنچیں گے۔ اکوڑہ پولنگ کا آغاز ہوا۔
۳ جنوری: پشاور بعد از ظہر روانہ ہوا، رات برادر محمد عبداللہ کا کاخیل کے ہاں زیارت کا صاحب میں گزاری دوسرے دن صبح پشاور روانگی ہوئی۔

تنظیم فضلاء دیوبند پشاور ریجن کا اجلاس اور صدر کا انتخاب:

☆ تنظیم فضلاء دارالعلوم دیوبند ضلع پشاور کا اجتماع دارالعلوم حقانیہ میں والد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تقریباً ایک سو علماء نے شرکت کیں، مولانا (عبدالحق) نافع گل ریجن پشاور کے صدر منتخب ہوئے۔
مولانا عبدالغفور صاحب عباسی مدنی کی صحبت میں:

۵ جنوری: عبداللہ کا کاخیل کی رفاقت میں پشاور جانا ہوا۔ توہمہ میں دس بجے کے قریب حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور

مدنی مدظلہم سے ملاقات ہوئی، شام تک انکے ساتھ رہا۔ مولانا گزشتہ روز بذریعہ طیارہ کراچی سے تشریف لائے۔

رات چناب ایکسپریس میں اکوڑہ واپسی ہوئی۔

خان اعلیٰ اکوڑہ خٹک زمان خان کی رحلت:

۷ جنوری: خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک رئیس اکوڑہ خٹک انتقال کر گئے۔

اگلے دن خان اعلیٰ کا نماز جنازہ عید گاہ میں پڑھایا گیا اور اپنی مسجد کے جنوبی دروازہ میں بہ سمت قبلہ سپرد خاک کئے گئے۔

حضرت مدنیؒ کی مراقبہ و دعا میں شرکت:

۸ جنوری: مسجد حکیم صاحب موضع گنڈیری مردان میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے مراقبہ و دعا میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

۹ جنوری: رات خیبر میل سے حضرت مولانا مدنی عباسی براستہ ملتان واپس ہوئے۔

پیر مانگی صاحب کا انتقال جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت:

۲۸ جنوری: حضرت پیر صاحب امین الحسنات مانگی شریف مرحوم کا راولپنڈی میں وصال ہوا۔ موصوف ۵ جنوری

کو کار کے حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اگلے روز جنازہ اور تدفین عمل میں آئی، جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی، جن میں ملک بھر کے مشائخ علماء اور مرحوم کے رفقاء اور متوسلین کی کثیر تعداد بھی شامل تھی۔

اسلامیہ کالج اور یونیورسٹی کے کتب خانوں کا معائنہ اور قدیم نادر کتب ملاحظہ کرنا:

۳۰ جنوری: صبح مردان سے براستہ چارسدہ پشاور روانگی ہوئی، راستہ میں حکیم مولوی عبدالحق (فاضل حقانیہ والد شیخ

الحدیث مولانا محمد ادریس حقانی) سے ملاقات کیلئے برادر مرعز الرحمن حیدری کے ساتھ اتما نزی اترے جہاں دو

گھنٹے قیام کیا، اس دوران ”ڈاکٹر خان“ کی قبر بھی دیکھی (مرحوم بادشاہ خان کے بھائی گورنر مغربی پاکستان لاہور

میں قتل کئے گئے تھے) عصر کے بعد پشاور پہنچے، جہاں ماموں زاد بھائی عبید الرحمن کی رفاقت میں مولانا عبدالقدوس

استاد کلیہ الشریعہ سے ملاقات ہوئی اور کل کیلئے اسلامیہ کالج کی لائبریری دیکھنے کا پروگرام طے ہوا رات کو نور

ہوٹل میں عبید الرحمن کیساتھ ٹھہرے، اگلی صبح ۱۰ بجے مولانا عبدالقدوس کی رہنمائی میں اسلامیہ کالج کی عظیم لائبریری

جس میں عجیب و غریب علمی نوادرات، قدیم مخطوطات اور مختلف علوم و فنون کے بیشمار کتب موجود ہیں، دیکھنے کا موقع

ملا۔ مولانا عبدالحق محدث دہلوی کے دست مبارک سے لکھے کتب اور بعض قدیم مصنفین کے تصنیفی دور کے لکھے

ہوئے مخطوطات جیسے فتح الباری کا ایک نسخہ جو کہ اس کتاب کی تکمیل سے قبل کے دور کا لکھا ہوا ہے، نظر سے گزرے،

بعد میں پشاور یونیورسٹی کا مکتبہ جو کہ مولانا عبدالسیوح قاسمی کے زیر انتظام و انصرام چل رہا ہے (مولانا عبدالقدوس

قاسمی، مولانا عبدالسیوح قاسمی، دیوبند کے فضلاء مرحوم قاضی حسین احمد کے بڑے بھائی تھے) بھی جانا ہوا، وہاں

ایسی کتب دیکھنے کا موقع ملا جو اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آئے۔ فکر و نظر کو جلاء ملی، میں نے اپنی ڈائری میں بعض نوادرات اور کتب کے اسماء نوٹ کئے۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحان کے پرچوں کی چھپائی:

رجعت بعد المغرب من البشاور فی القطار وکان قیامی فی بشاور لطباعة اوراق الاختبار السنوی والی سوات کی فرمائش پر مدرسہ حقانیہ سوات کے امتحانات کیلئے اساتذہ حقانیہ اور احقر کا جانا:

۸ فروری: والی ریاست سوات کی دعوت پر مدرسہ حقانیہ سیدو کے امتحانات کیلئے مولانا محمد علی صاحب سواتی و مولانا عبدالحلیم صاحب زروبی کی رفاقت میں روانگی ہوئی ۴ بجے میٹکورہ پہنچے، مولانا علامہ مارتونگ بابا صاحب سے بعد العصر ملاقات اور امتحانات کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر ہمارا قیام شانی مہمان خانہ سیدو شریف میں رہا۔

۹ فروری: صبح والی سوات سے ملاقات کی پھر امتحانات کا آغاز ہوا۔ دارالعلوم کے طلبہ نے ہمارا باہر نکل کر استقبال کیا جبکہ اساتذہ نے دفتر میں کیا۔

گوتم بدھ دور کے کھنڈرات کا معائنہ اور والی کی دعوت میں شرکت:

۱۱ فروری: دوپہر کو بادشاہ صاحب میاں عبدالودود سے طویل ملاقات رہی پھر انکے دعوت خاص میں شرکت کی، بعد عصر میٹکورہ کے جنوب مشرق میں ازمنہ قدیمہ بدھ مت کے زمانہ کے تاریخی کھنڈرات دیکھے۔

سابق صدر المدرسین حقانیہ مولانا عبدالغفور مرحوم کے گاؤں اور مرقد پر حاضری:

۱۲ فروری: صبح بحرین روانگی ہوئی، جاتے ہوئے کچھ دیر مدین میں ٹھہرے۔ ۱۱ بجے بحرین پہونچے مناظر قدرت کی رنگینی اور حسن سے خوب محظوظ ہوا۔ ۱۲ بجے واپس ہوئے نماز جمعہ مدین میں پڑھی۔ ۲ بجے شینو اترے الحمد للہ۔

عرصہ دراز کے جذبہ اشتیاق کے بعد حضرت استاذی المکرم مولانا عبدالغفور صاحب مرحوم کے مزار پر حاضری ہوئی۔ جذبات غم بھر آئے اور دل کی بھڑاس نکلی ایک گھنٹہ ان کے دولت کدہ پر ٹھہرے رات کو سیدو شریف واپس ہوئے۔

نتائج امتحانات اور رپورٹ پیش کرنا، ولی عہد وقاضی القضاہ سے ملاقاتیں پھر واپسی:

۱۳ فروری: صبح والی صاحب جہانزیب عبدالحق سے ملے، نتیجہ امتحانات دورہ حدیث سے آگاہ کیا اور رپورٹ پیش کی گئی۔ اسکے بعد میں ولی عہد اور نگزیب سے ملا۔ دوپہر بادشاہ صاحب میاں عبدالودود سے انکے سرمائی محل میں

الوداعی ملاقات ہوئی۔ بعد الظہر قاضی القضاۃ سوات مولانا عزیز الرحمن فاضل دیوبند کیساتھ چائے پی اور بس کے ذریعے واپس ہوئے۔ رات کو آٹھ بجے اکوڑہ بخیر و عافیت پہونچے۔

☆ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے امتحانات ختم ہوئے اور تعطیلات شروع ہوئیں۔

شیخ الحدیث کا سفر ملتان بغرض وفاق المدارس اجلاس:

۱۷ فروری: والد ماجد ملتان بغرض اجلاس عالمہ وفاق المدارس العربیہ تشریف لے گئے۔ ۲۲ فروری کو واپسی ہوئی۔ اس سفر میں والد ماجد نے دارالعلوم کے سالانہ جلسہ دستار بندی میں شرکت کیلئے اکابرین علماء کو دعوتیں بھی دیں جن میں مولانا احمد علی لاہوری مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا مفتی محمود نے شرکت کا وعدہ فرمایا۔

۱۹ فروری: اپنے گھر کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھایا جس سے قبل محبت رسول اور فضیلت قرآن کے موضوع پر گفتہ بھر خطاب کیا۔

عرس اکوڑہ اور جامعہ سے رسالہ کا اجراء:

۲۰ فروری: اجتماع عرس (حاجی صاحب مہربان علی شاہ مرحوم) کے موقع پر بعض احباب کی آمد ہوئی، جس میں مولانا سعد الدین مردان، قاری سعید الرحمن وغیرہ سے ملاقاتیں کیں۔ جامعہ سے ”جامعہ اسلامیہ“ کے نام سے ایک ماہنامے کا اجراء کیا گیا۔

۲۱ فروری: مولانا صدر الدین راولپنڈی کی دارالعلوم آمد ہوئی۔

۲۸ مارچ: عید الفطر کا دن تھا

مولانا شمس الحق افغانی کو جلسہ حقانیہ میں شرکت کی دعوت:

۳۰ مارچ: مولانا شمس الحق افغانی کو دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دینے صبح عمر زئی گیا۔ بعد العصر مولانا سے ان کے مکان واقع موضع ترنگ زئی میں ملاقات ہوئی۔

مولانا عبد الجلیل لونڈ خوڑ کے فرزند کی پیدائش پر تبریک، مولانا شیر علی شاہ کی شادی:

۳۱ مارچ: صبح براستہ تخت بھائی چارسدہ سے لونڈ خوڑ روانہ ہوا، کچھ دیر سخاکوٹ میں ٹھہرا، رات لونڈ خوڑ میں رہا۔ مولانا عبد الجلیل فاضل دیوبند کو فرزند (حسین احمد) کی پیدائش پر مبارکباد دی۔

۱ اپریل: لونڈ خوڑ سے واپسی پر ۱۰ بجے زیارت کا صاحب جانا ہوا جہاں مولانا مفتی سیاح الدین سے ملاقات کی اور پھر واپس ہوا۔

۱۳ اپریل: حافظ سید نور بادشاہ اور مولانا شیر علی شاہ کی معیت میں پشاور برائے طباعت پوسٹر و دیگر کاغذات جلسہ وغیرہ جانا ہوا رات حاجی کرم الہی کے مکان میں ٹھہرا۔

۱۵ اپریل: پشاور سے شام کوثرین سے واپسی ہوئی۔

۱۴ اپریل: آج مولانا شیر علی شاہ صاحب کی شادی ہوئی۔

جمال عبدالناصر کی آمد پر پشاور جانا:

۱۵ اپریل: جمال عبدالناصر رئیس متحدہ عرب جمہوریہ مصر کی آمد کے سلسلہ میں پشاور جانا ہوا۔ اکثر احباب سے ملنا ہوا۔ لوگوں کے شدید اثر دہام اور بد نظمی کی وجہ سے ہوائی اڈہ پر موجود ہونے کے باوجود رئیس عرب کو دیکھ نہ سکے ان کی کار تیزی سے لوگوں کے ریلے میں گزری۔ رات برادر محمد عبداللہ کا کاخیل کی معیت میں پشاور ٹھہرا اور دوسرے دن شام کو گھر واپسی ہوئی۔

حقانیہ میں احقر کی تدریس کا آغاز اور مفوضہ کتب:

۲۰ اپریل: الحمد للہ آج سے دارالعلوم میں اسباق کا باقاعدہ آغاز کیا۔ بندہ کے ذمہ مدرسہ کی جانب سے مندرجہ ذیل کتابیں لگادی گئیں: (۱) و نسنل اللہ التوفیق (۲) علم الصبیغہ (۳) کنز اؤل (۴) نحو مہر (۵) میزان الصرف (۶) مفید الطالبین (۷) نفعۃ العرب (۸) قدوری خارج میں زیر درس کتابیں (۹) فضول اکبری (۱۰) مرقات (۱۱) صغریٰ کبریٰ بھی ہیں۔ رسم افتتاح دارالحدیث میں کی گئی۔

سالانہ جلسہ میں اکابرین کی شرکت اور انکے مبارک ہاتھوں سے احقر کی دستار بندی:

۲۳ اپریل: مولانا خیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان جلسہ میں شرکت کے لئے بعد از نماز مغرب سندھ ایکسپریس سے پہنچے۔

۲۴ اپریل: صبح خیبر میل سے مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی تشریف لائے۔ حضرت شیخ انصیر مولانا احمد علی لاہوری بوجہ ناگہانی علالت تشریف نہ لاسکے بعد از نماز ظہر جلسہ دستار بندی کا آغاز ہوا۔ مولانا غور غشتوی کی صدارت میں جلسہ:

اس موقع پر ناچیز کی بھی رسم دستار بندی بدستہائے مبارک مولانا نصیر الدین غور غشتوی، مولانا خیر محمد جالندھری و دیگر اکابرین کی گئی۔ دیگر فضلاء کرام کی دستار بندی بھی ہوئی پھر مولانا ادریس صاحب نے مجمع سے خطاب کیا، شام کو مجلس مشاعرہ منعقد ہوا۔ پھر کی رات جلسہ کی تیسری نشست ہوئی جس میں مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا شمس الحق افغانی اور علامہ خالد محمود کی تقاریر ہوئیں۔ اجلاس کی آخری نشست میں مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا غلام غوث ہزاروی وغیرہ کے ارشادات سے علماء و طلباء اور عوام الناس مستفید ہوئے۔ جلسہ کے دیگر شرکاء میں مولانا عبدالحنان ہزاروی، مولانا عبدالہادی شاہ منصور، مولانا سید گل بادشاہ طور و اور پشاور، مردان و بنوں اضلاع کے مدارس کے مہتممین شامل تھے۔

برادر محمد عبداللہ کا کاخیل اور مولانا قاری سعید الرحمن صاحب کا آج ہمارے ہاں قیام رہا۔ اگلے روز واپس ہوئے۔ ۲۹ اپریل: برادر محمد عبداللہ کا کاخیل کی کراچی روانگی ہوئی، راولپنڈی تک رخصتی کے لئے میں بھی گیا اور شام کو

سندھ ایکسپریس سے واپس ہوا۔ اس موقع پر برادر م سعید الرحمن سے مختصر ملاقات ہوئی۔
اراکین دارالعلوم کا سفر حج:

حاجی غلام محمد صاحب و جناب رحمان الدین صاحب نے سفر حج کو روانگی فرمائی، راولپنڈی تک دیگر حضرات کی طرح احقر بھی ساتھ گیا اور پھر واپس ہوا۔

۵ مئی: شام کے بعد مردان پہونچا، اشفاق کے ساتھ رات کا قیام رہا۔ اگلے روز مولانا سعد الدین کے ہاں دوپہر تک ٹھہرا۔ جمعہ کو واپسی ہوئی۔

۱۳ مئی: حاجی کرم الہی صاحب کے ہاں حکیم عباسی صاحب لاہور شاہ عالم مارکیٹ کی آمد ہوئی بندہ نے بھی طبی معائنہ کروایا۔ حکیم صاحب موصوف ان شاء اللہ لاہور سے دوائی بھیجیں گے۔

شیخ الحدیث صاحب کا نظام العلماء کے اجلاس میں شرکت اور آئینی کمیشن کے جوابات:
۱۶ مئی: والد ماجد لاہور بدعت مولانا احمد علی صاحب تشریف لے گئے۔ وہاں نظام العلماء کے اجلاس میں شرکت کی، اس اجلاس میں آئینی کمیشن کے سوالنامہ کے جوابات کا مسودہ تیار کیا گیا اس موقع پر علماء کی تعداد چالیس تھی۔ والد ماجد پھر تین دن بعد لاہور سے بذریعہ خیرمیل واپس ہوئے۔

متنازعہ امریکی جاسوس طیارہ اور عالمی سرد جنگ کا آغاز:

۷ مئی: پیرس میں عالمی سربراہوں کی کانفرنس ناکام ہوگئی گویا سرد جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق کی شادی کا تذکرہ مولانا شیر علی شاہ کے قلم سے:

۱۱ ستمبر: برادر م سمیع الحق کی شادی ۱۱ ستمبر ۶۰ء کو ہوئی۔ ۱۰ بجے اکوڑہ سے ایک جی ٹی ایس اور دس کاروں پر مشتمل بارات بڑی شان و شوکت سے پشاور روانہ ہوئی۔ کاروں اور جی ٹی ایس کا یہ منظر بہت شاندار نظر آ رہا تھا۔ ترناب فارم کے قریب قافلہ زکا۔ پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ پشاور روانگی ہوئی۔ اور پورے گیارہ بجے بمکان محترم الحاج کرم الہی صاحب جلوہ افروز ہوا۔ وہاں شاندار استقبال کیا گیا۔ تقریباً ۱۵۰ مدعوین کو پر تکلف کھانا دیا گیا۔ مولانا عبدالحسان ہزاروی صاحب نے نکاح پڑھایا، بعد ازاں چائے نوشی محترم قاری محمد امین صاحب (راولپنڈی جامعہ عثمانیہ) نے تلاوت کلام پاک فرمائی، بندہ نے سہرا پہنایا۔ اور مولانا عبدالحسان صاحب ہزاروی نے مختصر الفاظ میں حاضرین اور الحاج کرم الہی صاحب اور دوسرے رشتہ داروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کے صحابیانہ رویہ^(۱) کو سراہا۔ پھر ۵ بجے وہاں سے بارات واپس ہوئی اور اکوڑہ ۶ بجے خیر و برکت کے ساتھ سالمًا و غانمًا دولہا و دلہن مکان سعید پر نزول فرما ہوئے۔..... شیر علی شاہ کان اللہ

(۱) مرحوم پشاور کے نہایت سرکردہ امیر تاجر اور علماء و صلحاء کے خادم بالخصوص حضرت شیخ الحدیث کے نہایت جاں نثار اور دارالعلوم کے فدائی تھے اس کے باوجود ایک فقیر خدا مست عالم شیخ الحدیث مرحوم کے گھر سے رشتہ قائم کرنا عہد سلف کی ایک مثال تھی۔

۴ دسمبر: پشاور جناب حاجی کرم الہی صاحب کی عیادت کیلئے بعد از شام پہونچا، رات ان کے مکان پر ٹھہرا۔
مولانا احمد علی لاہوری کو سپاسنامہ پیش کرنا:

۵ دسمبر ۶۰ء: صبح حضرت الاستاد اشیخ مولانا احمد علی لاہوری کی آمد کے سلسلہ میں بمع حاجی کرم الہی صاحب والطف پشاور ہوائی اڈہ پہونچے۔ ساڑھے گیارہ بجے مولانا صاحب مع صاحبزادہ محترم کے جہاز سے اترے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، ۴ بجے تک بندہ ان کی واپسی ٹکٹ کنفرم کرنے میں مصروف رہا۔ بعد از شام نوشہرہ آئے رات جامع مسجد میں مولانا صاحب نے درس قرآن دیا۔ والد ماجد نے اردو میں جبکہ بندہ نے عربی سپاسنامہ پیش کیا۔

حضرت لاہوری صاحب دارالعلوم حقانیہ آمد:

۶ دسمبر: صبح حضرت مولانا دامت برکاتہم دارالعلوم تشریف لائے۔ دارالحدیث میں کچھ دیر طلبہ و اساتذہ کی مجلس میں قیام فرما رہے۔ مسجد کا معائنہ فرمایا اور دعائیں دیں پھر پشاور روانہ ہوئے بندہ کو آج بھی رفاقت سفر اور راستہ میں ان کی خدمت کا موقع ملا اور اس طرح اُن سے دعائیں لیں۔ اور ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب بذریعہ طیارہ لاہور کے لئے رخصت ہوئے۔ شام کو بندہ نے واپسی کی۔

۱۹۶۱ء کی ڈائری سے سوانحی احوال

۲۱ مارچ: راولپنڈی گیا، قاری امین صاحب کے ہاں ٹھہرا۔

حضرت مولانا لاہوری صاحب کی حضرو، نوشہرہ اور حقانیہ آمد:

۲۲ مارچ ۶۱ء: حضرو جانا ہوا جہاں حضرت شیخ انیسیر مولانا احمد علی صاحب کی اقتداء میں نماز ظہر پڑھی۔ قبل از صلوٰۃ شرف ملاقات حاصل ہوئی۔ اس موقع پر والد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ شام کو گھر واپسی ہوئی۔

۲۳ مارچ ۶۱ء: حضرت شیخ مولانا لاہوری کے نوشہرہ آمد پر ان سے ملاقات کے لئے گیا، واپسی پر اکوڑہ تک ان کی معیت حاصل ہوئی۔ دارالعلوم حقانیہ بھی تشریف لائے اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعائیں دیں۔ والحمد للہ علی ذالک مولانا عبدالغفور عباسی کی آمد، پیرماگکی کی تعزیت اور احقر کی ان کے ساتھ رفاقت:

۲۴ دسمبر ۱۹۶۱ء: حضرت اشیخ مولانا عبدالغفور عباسی مدنی صوبہ سرحد تشریف لائے۔ چناب ایکسپریس سے اکوڑہ اسٹیشن میں والد صاحب اور اراکین و متعلقین مدرسہ نے نیاز حاصل کر کے دعائیں لیں۔ پھر تاجپڑ حضرت کے ساتھ نوشہرہ گیا، وہاں دس بجے تک ایک فوجی افسر کے ہاں قیام فرمایا۔ بیعت و ارشاد کا فیض جاری رہا اور پھر ماگکی تشریف لے گئے، میں نے پہلی دفعہ ماگکی گاؤں دیکھا۔ حضرت نے پیرماگکی شریف کی فاتحہ پڑھی اور صاحبزادہ روح الامین کی دعوت طعام میں شریک ہوئے بعد از دوپہر واپس مردان گئے جبکہ میں گھر واپس ہوا۔

حقانیہ کی زیر تعمیر مسجد میں پہلی جماعت (ظہر) اور خطاب حضرت مولانا عبدالغفور عباسیؒ:

۲۷ دسمبر ۱۹۶۱ء بروز بدھ: حضرت الشیخ کو دارالعلوم لانے کے لئے ان کی خدمت میں مردان گئے۔ گیارہ بجے بذریعہ کار مردان سے روانگی ہوئی۔ ۱۲ بجے حضرت مدظلہ دارالعلوم پہنچے، اراکین و عمائدین، طلبہ و اساتذہ نے زبردست استقبال کیا۔ دارالحدیث میں قدرے قیام کیا۔ اور دعوت طعام سے فارغ ہو کر جدید زیر تعمیر مسجد میں نماز ظہر پڑھائی جو اس مسجد (حقانیہ کی مسجد) میں پہلی نماز تھی، بعد از نماز بندہ نے عربی میں سپاسنامہ پیش کیا، انہوں نے تقریر کے آغاز میں بہت سی دعائیں دیں۔ ان کی عالمانہ و عارفانہ تقریر تین بجے تک جاری رہی۔ ساڑھے تین تک بیعت کا سلسلہ رہا اور پھر بعد از نماز عصر پشاور روانہ ہوئے۔

پشاور درہ خیبر وغیرہ میں حضرت الشیخ کی صحبت میں:

۲۸ دسمبر بروز جمعرات: حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی کا قیام پشاور نوتھیہ میں ہے، بعد ازاں شام پہنچے، شرف نیاز حاصل کیا، رات حضرت کی اقامت گاہ میں بمعہ برادر سید اصغر شاہ و مولانا شیر علی شاہ ٹھہرے۔ صبح مجلس مراقبہ و دعوات خصوصی میں شریک ہوئے۔ حضرت نے تجدید بیعت کرایا۔ جمعہ کی نماز بھی حضرت کے ساتھ پڑھی، اور نماز جمعہ کے بعد حضرت کی تقریر و ارشادات عالیہ سے مستفید ہوئے۔ عصر کے بعد حاجی کرم الہی (مولانا سمیع الحق کے مرحوم خسر) کے مکان پر حاضر ہوا، رات کا کھانا وہاں کھایا۔ اور حاجی صاحب اور دیگر رفقاء کے ساتھ حضرت مدظلہ کے ہاں حاضری دی، بعد از عشاء خصوصی نیاز حاصل ہوا، سب رفقاء و اراکین مدرسہ و حاجی صاحب کرم الہی کو دعائیں دیں، پاؤں دبانے کا شرف حاصل کیا، اور میرے محترم سالے حاجی الطاف صاحب بھی بیعت ہوئے، رات کو بمعہ رفقاء سید شیر علی شاہ صاحب قاضی انوار الدین، سید اصغر شاہ صاحب، برادر محمد الحق اور اس کے ساتھی محمد نعیم درانی سمیت حاجی صاحب کے دکان پر ٹھہرے، صبح پانچ بجے اٹھے، حضرت کی خدمت میں نوتھیہ روانہ ہوئے۔ نماز بھی حضرت کے ساتھ پڑھی اور بعد از نماز مجالس مبارکہ مراقبہ و غلط و تلقین میں شمولیت کی، حضرت کے قیام کے اس آخری مراقبہ میں تاثرات کا فیضان و مظاہرہ، تقریباً سب پر اثر ہوا۔ برادر سید اصغر شاہ مرحوم پیر مہربان علی شاہ کے فرزند مغلوب الحال ہوئے اور رقت اور گریہ سے غرق حال ہوئے۔ ۳۰ دسمبر ۹ بجے حضرت کے رفقاء میں 'میں' بھی ان کے ساتھ درہ خیبر گیا، حاجی جٹ سینئر حاجی گل شیر آفریدی کے والد مرحوم کے قلعہ اور پھر لنڈی کوتل کے ایک قلعہ میں قدرے حضرت نے قیام کیا اور دعوت طعام میں شرکت کی۔ میں ۳ بجے رخصت لے کر گاؤں واپس ہوا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخ رشد روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخ رشد

